وائظ الجمعۃ
کامیابی کا معیار
پیشکش
ادارۂ اہل سنّت کراچی
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

کامیابی کا معیار

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

کامیابی کا معیار

الحمد لله ربِّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

فلاح کا لُغوی واصطلاحی معنی

برادرانِ اسلام! فلاح کا لُغوی معنی چیرنا اور کاٹنا ہے[1]، جبکہ اصطلاح میں اپنے مقصد تک پہنچنا اور ہر قسم کی کامیابی حاصل کرنا فلاح کہلاتا ہے، چونکہ کامیابیوں کے جھنڈے گاڑنے والے خوش نصیب لوگ، اپنے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ کو ہٹاتے ہوئے، اپنے مقصد کی طرف بڑھتے رہتے ہیں، شاید اسی لیے لفظ "فلاح" کامیابی وکامرانی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

(١) انظر: "لسان العرب" حرف الحاء، فصل الفاء، ٢/ ٥٤٨.

فلاح وکامیابی کا مفہوم اور سورۂ مؤمنون

حضراتِ گرامی قدر! کامیابی وکامرانی کا مفہوم ہر شخص کے نزدیک الگ الگ ہے، لہٰذا اس کی کوئی متعیّن تعریف بیان نہیں کی جاسکتی، عام طَور پر لوگ سیاست، وکالت، صحافت، انجینئرنگ (Engineering)، اچھی جاب، بینک بیلنس (Bank Balance) اور وسیع جائیداد وغیرہ جیسے، کسی بھی دُنیاوی شعبے میں ترقی کو کامیابی کا نام دے دیتے ہیں، اور اس پر فخر کرتے نہیں تھکتے، لیکن اگر اسے دینی اعتبار سے دیکھا جائے تو در حقیقت کامیاب کہلانے کا مستحق صِرف وہ ہے، جو اللہ ربّ العالمین کے مقرّر کردہ معیار پر پورا اُترے، خالقِ کائنات عزّوجلّ نے "کامیاب انسان" میں پائے جانے والے اُن اوصاف کو سورۂ مؤمنون کی ابتدائی دَس ۱۰ آیات مُبارَکہ میں بیان فرمایا ہے، ان آیات مُبارَکہ کی فضیلت سے متعلق حدیثِ پاک میں، حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن مصطفیٰ جانِ رحمت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر وحی نازل ہوئی، ہم کچھ دیر ٹھہرے رہے، جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو نبیٔ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے قبلہ رُو ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کی: «اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَارْضَ عَنَّا وَأَرْضِنَا!» "اے اللہ! ہمیں زیادہ عطا فرما کم نہ کر، ہمیں عزّت دے رُسوا نہ فرما، ہمیں عطا فرما محروم نہ رکھ، ہمیں غلبہ عطا فرما، اور ہم پر کسی اَور کو غالب نہ فرما، ہم سے راضِی رہنا اور ہمیں بھی خوش کردے!"، پھر حضورِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: «أُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ، مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الجَنَّةَ» "مجھ پر دَس ۱۰ آیات نازل ہوئی ہیں، جس

نے انہیں اپنایا (یعنی ان کے اَحکام پر عمل کیا)، وہ جنّت میں جائے گا"، پھر رسول اللہ ﷺ نے سورہ مؤمنون کی ابتدائی دَس ۱۰ آیات مبارکہ تلاوت فرمائیں"[۱]۔

کامیاب شخص میں پائے جانے والے چند اَوصاف

عزیزانِ گرامی قدر! اللہ رب العالمین نے سورۂ مؤمنون میں کامیاب شخص کی آٹھ ۸ خوبیاں ذکر فرمائی ہیں، لہذا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے دُنیا وآخرت میں کامیابی و کامرانی نصیب ہو، وہ اپنے آپ میں یہ خوبیاں پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرے، اللہ تعالی ان خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾[۲]

"یقیناً مُراد کو پہنچے (۱) ایمان والے، (۲) جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں، اور (۳) وہ جو کسی بے ہودہ بات کی طرف اِلتفات نہیں کرتے، اور (۴) وہ جو زکاۃ ادا کرتے ہیں، اور (۵) وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں یا شرعی باندیوں

(۱) "مستدرَك الحاكم" كتاب الدعاء والتكبير، ر: ۱۹۶۱، ۲/ ۷۴۶، ۷۴۷.

(۲) پ۱۸، المؤمنون: ۱- ۱۱.

پر، جو ان کی ملکیت میں ہیں، کہ اُن پر کوئی ملامت نہیں، تو جواِن کے سوا کچھ اَور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں، اور (٦) وہ جو اپنی امانتوں اور (٧) اپنے عَہد کی رِعایت کرتے ہیں، اور (٨) وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں، یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس (جنّت) کی میراث پائیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے!"۔

مذکورہ بالا آیات مبارکہ میں کامیاب شخص کی جن خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے، اُن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

(۱) کامیابی کی جستجو اور لگن رکھنے والے انسان کے اندر، سب سے پہلی خوبی یہ ہونی چاہیے کہ وہ خالقِ کائنات عزّوجلّ کی وَحدانیت پر یقین رکھتا ہو؛ کیونکہ اللہ تعالی پر ایمان لانا، کامیابی وکامرانی کی پہلی سیڑھی ہے، اسی لیے مصطفی جانِ رحمت صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے ایک بار لوگوں کے مجمع میں بآوازِ بلند فرمایا: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! قُولُوا: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" تُفْلِحُوا»[1] "اے لوگو! کہو کہ "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں" کامیاب وکامران ہوجاؤ گے"۔

(۲) ایمان باِللہ کے بعد اَہم ترین کام خشوع وخضوع، اور حضورِ قلبی کے ساتھ نماز کی ادائیگی ہے، مسلمان جب خُشوع وخُضوع کے ساتھ، صحیح طریقے سے نماز ادا کرتا ہے، تو اس کی برکت سے کامیابی اس کا مقدّر ٹھہرتی ہے۔

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند الكوفيّين، ر: ١٩٠٢٦، ٧/ ٢١.

حضراتِ محترم! خُشوع وخُضوع کے ساتھ ادا کی گئی نماز کی برکت سے، اللہ تعالی بندے کی بخشش فرما دیتا ہے، نبئ کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: «خَمسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللهُ، مَن أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ، وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ، وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَسُجُودَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ، كَانَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ»[1] "پانچ نمازیں اللہ تعالی نے فرض قرار دی ہیں، جس نے اِن نمازوں کے لیے بہترین وضو کیا، انہیں اِن کے صحیح وقت پر ادا کیا، ان کے رُکوع، سُجود اور خُشوع کو پورا کیا، تو اللہ تعالی کے ذِمۂ کرم پر ہے کہ اُس کی بخشش فرمائے!"، اور ایک روایت میں ہے: «دَخَلَ الجَنَّة» "وہ جنّت میں داخل ہوجائے گا"، یا مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «وَجَبَتْ لَهُ الجَنّة» "اُس کے لیے جنّت واجب ہو گئی"، یا فرمایا: «حُرِّمَ على النَّار»[2] "اُسے نارِ جہنّم پر حرام کردیا جاتا ہے"۔ (یعنی وہ شخص دوزخ کی آگ میں جلنے سے محفوظ رہے گا)۔

(۳) کامیاب شخص بننے کے لیے یہ بھی ضروری ہے، کہ انسان حرام، ناجائز اور بے ہودہ باتوں سے بچے، اور اپنے سیرت وکردار کو صاف ستھرا اور پاکیزہ رکھے،

---

(١) "السنن الكبرى" كتاب صلاة الاستسقاء، ٣/ ٣٦٦.

(٢) "مجمع الزوائد" كتاب الصلاة، باب فرض الصلاة، ر: ١٥٩٨، ٢/ ٤.

اللہ تعالی قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا﴾[1] "یقیناً جس نے اپنے آپ کو سُتھرا کرلیا وہ کامیاب ہوگیا"۔ اور اپنے آپ کا ستھرا وپاکیزہ ہونا، بندے کی عادات واَطوار اور اَقوال واَفعال کے اچھا ہونے، اور اپنے خالق ومالک کے فضل واِحسان کے اعتراف، اور اُس کی نعمتوں کے شکر سے پتا چلتا ہے، انبیاء وصالحین کی دعاؤں میں سے ہے کہ ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ﴾[2] "اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اِحسان کا شکر ادا کروں، جو تُونے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے، اور یہ کہ میں وہ اچھا کام کروں جو تجھے پسند آئے! اور مجھے اپنی رَحمت سے اپنے اُن بندوں میں شامل کر جو تیرے قُربِ خاص کے حقدار ہیں!"۔

(۴) میرے دوستو اور بزرگو! سورۂ مؤمنون میں زکاۃ کی ادائیگی کو بھی کامیابی کے حُصول کا ایک بہترین ذریعہ قرار دیا گیا ہے، اس کے علاوہ قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مساکین پر خرچ کرنا، اور ان سے بھلائی کے ساتھ پیش آنا بھی کامیابی کا سبب ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ﴿فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ

---

(۱) پ۳۰، الشمس: ۹.

(۲) پ۱۹، النمل: ۱۹.

﴿ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾[1] "رشتہ دار، مسکین اور مسافر کو اس کا حق دو! یہ ان کے لیے بہتر ہے جو اللہ کی رِضا چاہتے ہیں، اور وہی لوگ کامیاب ہیں!"۔

(۵) اللہ رب العالمین نے سورۂ مؤمنون میں کامیاب شخص کی پانچویں خوبی یہ بیان فرمائی، کہ وہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے، اور زِنا وبدکاری سے دُور رہتا ہے، یقیناً زِناکاری بے حیائی کا کام، اور بہت ہی بُرا راستہ ہے، اس سے مُوذِی بیماریاں بڑی کثرت سے پھیلتی ہیں، عظمت وتقدّس پامال ہوتے ہیں، اس فعلِ شنیع کے اِرتکاب سے انسان کی سیرت وصحت بُری طرح متاثّر ہوتی ہے، مُعاشرے میں عزّت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا، اس کے فتنہ وفساد سے اُٹھنے والی چنگاریوں سے خاندانوں کے خاندان جَل کر راکھ ہو جاتے ہیں، لہذا اس فعلِ شنیع سے روکتے ہوئے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴾[2] "بدکاری کے پاس مت جاؤ، یقیناً وہ بے حیائی اور بہت ہی بُری راہ ہے!"۔

عزیزانِ محترم! جو مسلمان اپنے اعضاء کو زِنا وبدکاری جیسے گناہوں سے بچائے رکھتا ہے، حدیثِ پاک میں اُسے دخولِ جنّت کی ضمانت دی گئی ہے، نبئ کریم ﷺ نے

(۱) پ۲۱، الروم: ۳۸.

(۲) پ۱۵، بني إسرآئيل: ۳۲.

ارشاد فرمایا: «مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ!»[1]

"جو مجھے دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان)، اور دونوں پیروں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کی ضمانت دے، میں اسے جنّت کی ضمانت دیتا ہوں!"۔

(٦) عزیزانِ محترم! کامیاب شخص کی چھٹی خوبی اس کی امانتداری ہے، امانتداری ایک عمدہ اور پسندیدہ وصف ہے، جس سے تمام انبیائے کرام علیہم السلام بھی متّصف تھے، امانت مال کی ہو یا علم کی، اَسرار کی ہو یا اَحکام کی، تحریر کی ہو یا کسی اَور شَے کی، لفظِ امانت سبھی کو شامل ہے، امانتداری کے سبب باہم اعتماد کی فضا ہموار ہوتی ہے، پروَردگار عالم جلّ جلالہ نے اپنے حبیب کریم کی پیاری اُمّت کو امانت کی ادائیگی کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰٓى أَهْلِهَا﴾[2]

"یقیناً اللہ تعالی تمہیں حکم دیتا ہے کہ جن کی امانتیں ہیں انہیں سپرد کرو!"۔

اسی طرح ہم سب نے اللہ تعالی سے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے، اور دیگر مخلوق سے جو جائز وعدے کیے ہیں، ان سب کو پورا کرنا بھی امانتداری میں آتا ہے، امانتداری چونکہ کامیاب لوگوں کا ایک خاص وصف ہے، لہذا امانت میں خیانت کرنے والا شخص کبھی کامیاب انسان نہیں بن سکتا۔

---

(١) "صحيح البخاري" باب حِفْظِ اللِّسَانِ، ر: ٦٤٧٤، صـ١١٢٣.

(٢) پ٥، النِّساء: ٥٨.

عزیزانِ مَن! رَحمت ِکونین ﷺ نے امانت کی ادائیگی کو ایمان کی دلیل قرار دیا ہے، حدیثِ پاک میں حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ آقا کریم ﷺ نے فرمایا: «لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ!»[1] "جس میں امانتداری نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں!"۔

برادرانِ اسلام! اپنے رشتہ داروں اور عزیز واَقارب وغیرہ کے گھروں کی ذاتی وخفیہ باتیں بھی امانت ہیں، انہیں بھی محفوظ رکھنا ضروری ہے، جبکہ انہیں دوسروں پر ظاہر کرنا خیانت ہے، میاں بیوی کے آپس کے تعلّقات ومُعاملات بھی امانت ہیں، جن کی کسی اَور کو خبر نہیں ہونی چاہیے، چاہے وہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو، اِسلام کی نظر میں زَوجین کے درمیان ہونے والے، گھر کے خاص وباہمی اور پوشیدہ مُعاملات کی حفاظت امانت ہے، اور انہیں دوسروں کے سامنے بیان کرنا خیانت ہے، سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الرَّجُلُ يُفْضِيْ إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِيْ إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا»[2] "قیامت کے دن اللہ تعالی کے نزدیک، بڑی امانت یہ ہے کہ مرد وعورت ایک دوسرے سے قُربت کریں، پھر مرد اپنی عورت کی پوشیدہ باتیں لوگوں کو بتاتا پھرے" لہٰذا دیگر امانتوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ پوشیدہ مُعاملات اور گفتگو کی بھی حفاظت بہت ضروری ہے۔

---

(١) "صحيح ابنِ حِبّان" كتاب الإيمان، باب فرض الإيمان، ر: ١٩٤، صـ٨٢.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب النكاح، ر: ٣٥٤٣، صـ٦٠٩.

(۷) حضراتِ گرامی قدر! کامیاب آدمی میں پایا جانے والا ساتواں وصف عَہد کی پاسداری ہے، قرآنِ پاک میں عَہد کو پورا کرنے کی بڑی تاکید آئی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا﴾[1] "عَہد پورا کرو، یقیناً عَہد کے بارے میں سوال ہونا ہے"۔

ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ نے مسلمانوں کو تمام جائز وعدے پورے کرنے کا حکم فرمایا، البتہ حرام وناجائز سے بچنا لازمی ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾[2] "اے ایمان والو! اپنے مُعاہدے پورے کرو!"۔

میرے محترم بھائیو! مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے عمل کے ذریعہ اِیفائے عَہد کی ایسی مثال قائم فرمائی، جس کی نظیر ملنی ناممکن ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مسلمان تو مسلمان، دشمنوں سے بھی کیے گئے وعدے پورے فرمائے، صُلحِ حدَیبیہ میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مکّہ مکرّمہ سے جو شخص مدینہ منوّرہ چلا جائے گا، وہ اہلِ مکّہ کو واپس کر دیا جائے گا، عین اُس وقت جب مُعاہدہ کی شرطیں طے پا چکی تھیں، کہ حضرت سیّدُنا ابو جندل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی بیڑیوں کے ساتھ اہلِ مکّہ کی قید سے بھاگ کر آئے، اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے

---

(١) پ١٥، بني إسرائيل: ٣٤.

(٢) پ٦، المائدة: ١.

فریادی ہوئے، تمام مسلمان اس دردناک منظر کو دیکھ کر تڑپ اٹھے، لیکن حضور نبیٔ رَحمت ﷺ نے ابو جندل رضی اللہ عنہ کو صبر کی تلقین کی، اور فرمایا: «إِنِّي رَسُوْلُ الله وَلَسْتُ أَعْصِيْهِ، وَهْوَ نَاصِرِيْ»[1] "میں اللہ کا رسول ہوں، میں اس کی نافرمانی نہیں کرتا، وہ میرا مددگار ہے!"، یعنی اے ابو جندل! صبر کرو، اور ثواب کی اُمید رکھو، ہم عہد شکنی نہیں کرسکتے، اللہ تعالیٰ عنقریب تمہارے لیے خلاصی کی کوئی سبیل نکالے گا!۔

لہذا ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں بھی اپنے عَہد کی پاسداری کرنی چاہیے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ حکمران عام احتجاجی جلسے جلوس ہوں، یا ناموسِ رسالت ﷺ کے سلسلے میں دیے جانے والے دھرنے، اُن میں مطالبات تسلیم کرنے کے نام پر جو مُعاہدے کرتے ہیں، اکثر اُن کی پاسداری نہیں کرتے، یہ ایک انتہائی مذموم فعل ہے، آخر ایسا کب تک چلے گا؟ اگر حکمرانوں نے یہ سلسلہ اسی طرح جاری رکھا، تو آئندہ کوئی ان کی بات کا اعتبار ہی نہیں کرے گا، لہذا حکمرانوں سمیت ہر وہ شخص جو اپنے عَہد کی پاسداری نہیں کرتا، اسے اپنے طرزِ عمل پر خوب غَور وفکر کرنا چاہیے، اور عَہد شکنی کی اس غلط رَوِش کو بدلنا چاہیے!۔

عزیزانِ محترم! حکومتِ پاکستان نے فرانس میں گستاخانہ خاکوں کی نمائش کے خلاف ہونے والے دھرنے، میں سولہ ۱۶ فروری ۲۰۲۱ء تک فرانسیسی سفیر نکالنے کا مُعاہدہ

---

(۱) "صحيح البخاري" كتابُ الشُّروط، ر: ۲۷۳۱، صـ٤٤٩.

کررکھا ہے، اس مُعاہدے پر عملدر آمد کے لیے حکومت نے باقاعدہ قانون سازی کے نام پر تین ۳ ماہ کی مہلت مانگی تھی، جواَب ختم ہونے کو ہے، حکومت اگر چاہے تو فرانسیسی سفیر کو فوری ملک بدر کر کے مُعاہدوں کی پاسداری کرنے کی اچھی روایت کا آغاز کر سکتی ہے، بصورتِ دیگر عاشقانِ رسول اپنے نبی ﷺ کی عزّت وناموس کی خاطر ایک بار پھر صدائے احتجاج بلند کرنے کے لیے میدانِ عمل میں ہوں گے!!۔

(۸) کامیاب شخص میں پایا جانے والا آٹھ ۸ واں وصف، اس کی پنج وقتہ نماز پر مُحافظت (نگہبانی) ہے، کوئی مسلمان جب خُشوع وخُضوع، اور صحیح طریقے سے نماز ادا کرتا ہے، تو کامیابی اس کا مقدّر ہوتی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾[1]

"اے ایمان والو! رُکوع اور سجدہ کرو، اور اپنے رب تعالی کی بندگی کرو، اور بھلے کام کرو، اس اُمید پر کہ تم کامیاب ہوجاؤ!"۔

اسی بات کی تاکید کرتے ہوئے مصطفی کریم ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ: صَلاَتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ»[2] "یقیناً بروزِ قیامت سب سے پہلے بندے کے اعمال میں سے نماز

---

(۱) پ۱۷، الحج: ۷۷.

(۲) "سنن الترمذي" أبواب الصلاة، ر: ٤١٣، صـ١١١، ١١٢.

کے بارے میں پوچھا جائے گا، اگر وہ درست ہوئی تو وہ بندہ دیگر مُعاملات میں بھی کامیاب وکامران ہوجائے گا!"۔

اسی طرح ایک اَور روایت میں ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «اسْتَقِيمُوا تُفْلِحُوا! وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمُ الصَّلاةُ»[1] "ثابت قدم رہو کامیاب ہو جاؤگے !اور نماز قائم کرنا سب سے اچھا عمل ہے!"۔

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! جو شخص نماز کی پابندی نہیں کرتا، وہ کبھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتا، بلکہ اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے، حضرت سیّدُنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «مَن تركَ الصّلاةَ متعمِّداً، كُتبَ اسمُه على بابِ النَّارِ مِمَّن يَدخلُها»[2] "جس نے قصداً نماز چھوڑی، اُس کا نام جہنم کے اُس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے، جس سے وہ داخلِ جہنم ہوگا!"۔

میرے دوستو بھائیو اور بزرگو! سچا اور کامیاب مسلمان وہی ہے، جو اللہ تعالی کی فرمانبرداری پر ثابت قدم رہتا ہے، پابندی کے ساتھ نماز روزہ اور زکاۃ کی ادائیگی کا اہتمام کرتا ہے، لوگوں کی امانتوں کو بروقت ادا کرتا ہے، اپنے عہد کی پاسداری کرتا ہے، زِنا وبدکاری، شراب نوشی، سُود، جُوئے سمیت تمام کبیرہ گناہوں سے بچتا

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند الأنصار، ر: ٢٢٤٧٧، ٨/ ٣٣٠.

(٢) "كنز العمّال" كتاب الصلاة، قسم الأقوال، ر: ١٩٠٨٦، ٧/ ١٣٢.

ہے، اپنے خالق ومالک جَلَّ جَلالُہٗ کی نافرمانی کر کے حرام رزق نہیں کماتا، لوگوں کے پاس جو دُنیاوی نعمتیں ہیں اُن کی لالچ نہیں رکھتا، اور جب کبھی اُسے کسی دُکھ وتکلیف کا سامنا ہوتا ہے، یا کوئی مصیبت وپریشانی آتی ہے، تو وہ اپنے رب تعالی کی بارگاہ میں حاضر ہوکر مُناجات میں مشغول ہوجاتا ہے، اُس کی عِبادت کا اِقرار کرتا اور اُسے راضی کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالی ہمیں بھی حقیقی مسلمان کے اَوصاف اپنا کر کامیاب مسلمان بننے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں دنیاوآخرت میں کامیابی وکامرانی سے ہمکنار فرما، ہمیں اپنی ذات پر سچے دل سے ایمان، کامل بھروسے اور مکمل اعتماد کی دَولت نصیب فرما، تمام اَحکامِ شریعت کی پابندی کرنے اور کبیرہ گناہوں سے بچنے کی توفیق عنایت فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا

فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيِّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.